سوال

میں نے ابھی نیا نیا اسلام قبول کیا ہے اور جاننا چاہتی ہوں کہ اگر شادی کی تکمیل سے قبل ہی خاوند طلاق دے دے تو بیوی کے حقوق کیا ہونگے جبکہ خاوند اسے مالی طور پر بھی تنگی میں چھوڑ دے، کہ عورت کے پاس نہ تو مال ہو اور نہ ہی کوئی ملازمت کرتی ہے مجھے خاوند نے کہا کہ میں ملازمت ترک کر دوں اور مجھ سے اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میری مالی مدد کریگا اور اپنے ساتھ اپنے ملک بھی لے کر جائیگا، پھر تین ماہ بعد اچانک اس نے ای میل کے ذریعہ طلاق بھیج دی!!اور دلیل یہ دی کہ اس کو ویزہ نہیں ملا، اور مجھے بغیر کسی مال کے ہی چھوڑ دیا اور نہ ہی کسی مسلمان خاندان کے پاس چھوڑا، اور کہنے لگا: اللہ کی قسم اگر تمہیں مال کی ضرورت ہوئی تو میں تمہیں مال بھیجوں گا، لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بھیجا لہذا اس شخص پر میرے کیا حقوق ہیں؟

جواب

الحمد للہ

میں آپ کے سوال میں اس مسلمان کا لہجہ پڑھ رہا ہوں میرا خیال ہے جو اپنے دین حق پر بغیر کسی طمع و لالچ کے ایمان لایا ہے اور اسے دین کے علاوہ کوئی غرض نہیں

اور میں آپ کے سوال میں یہ بھی پڑھ رہا ہوں کہ ان شاء اللہ آپ کا نفس مطمئن ہے اور آپ دل اللہ پر ایمان رکھتا اور اس میں عقیدہ راسخ ہے جس میں کسی بد عمل کا عمل اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے والے اور اسلام کی طرف منسوب کی بد اخلاقی کوئی اثر انداز نہیں ہوتی

جی ہاں بندے کو اس وقت بہت ہی برا محسوس ہوتا ہے جب دیکھتا ہے کہ کچھ مسلمان افراد نہ تو اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ لین دین اور معاملات کرنے اسلامی تعلیمات کا خیال رکھتے ہیں، بات چیت میں سچائی کی بجائے جھوٹ اور وعدہ پورا کرنے کی بجائے بے وفائی اور معاہدہ کی پاسداری کی بجائے غدار کا ارتکاب کرتے ہیں حالانکہ وہ کتاب اللہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان بھی تلاوت کرتے ہیں:

اے ایمان والو اللہ کا تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈر جاؤ اور سچائی اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ التوبۃ (119).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کرتے ہیں اور معاہدے کو نہیں توڑتے الرعد (20).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور اپنے وعدہ کو پورا کرنے والے جب وہ وعدہ کریں البقرۃ (177).

اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی سنتے ہیں:

"منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت میں خیانت کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

بلاشک وشبہ آج مسلمانوں کے حالات میں بہت زیادہ تبدیلی آچکی ہے وہ ایسے نہیں رہے جیسا کہ ان کو ہونا چاہیے تھا

لیکن اس کے باوجود ناامیدی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اس امت محمدیہ میں قیامت تک خیر پائی جاتی ہے

اور مومن شخص کو جو مصیبت و تکلیف آتی ہے وہ اللہ کی جانب سے ایک آزمائش ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں انہیں بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیا جائیگا العنکبوت (2).

اللہ سبحانہ وتعالی کا یہ بھی فرمان ہے :

بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ ایک کنارے پر ہو اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اگر کوئی نفع مل گیا تو دلچسپی لینے لگتے ہیں اور مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی آفت آ گئی تو اسی وقت منہ پھیر لیتے ہیں، انہوں نے دنیا و آخرت کا نقصان اٹھا لیا واقعی یہ کھلا نقصان ہے الحج (11).

اس لیے آپ کو صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے اللہ کی رضا پر راضی ہونا چاہے اور اللہ کے ہاں اجر و ثواب کی امید رکھنی چاہیے

رہا آپ کے اس پر حقوق کا مسئلہ تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ :

طلاق کا ثبوت حاصل کرنا، کیونکہ ای میل کے ذریعہ طلاق اس وقت شمار ہوگی جب خاوند طلاق دینے کا اقرار کرے

مزید آپ سوال نمبر (36761) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

پھر جب طلاق کا ثبوت مل جائے اور آپ کے درمیان خلوت ہو چکی ہو تو آپ عدالت کے ذریعہ پورے مہر کا مطالبہ کر سکتی ہیں، یا پھر اگر خلوت نہیں ہوئی تو آپ کو نصف مہر ملے گا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے نصف مہر کس طرح مل سکتا ہے، حالانکہ آیت میں تو جماع اور ہم بستری پر حکم معلق کیا ہے ؟

بلاشک وشبہ جماع اور خلوت میں فرق ظاہر اور واضح ہے چنانچہ جماع تو بیوی سے لذت کا حصول اور اس سے استمتاع ہے اور اسکی شرمگاہ کو حلال کرنا ہے، اس لیے وہ مہر کی مستحق ٹھریگی

لیکن صرف خلوت کرنا جس میں مکمل عوض کا حصول نہیں یہ کیسے مہر کو واجب کرتا ہے ؟!

جواب میں ہم یہ کہینگے کہ :

اس مسئلہ میں اکثر اہل علم اس رائے پر ہیں، اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع بیان کیا گیا ہے کہ اگر عورت سے خلوت کرے تو اسے مکمل مہر دیا جائیگا، چنانچہ انہوں نے خلوت کو جماع کی طرح ہی قرار دیا ہے

اور امام احمد رحمہ اللہ سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ جس کو قاعدہ ہونا چاہیے : وہ کہتے ہیں : اس لیے کہ خاوند نے اس سے وہ کچھ حلال کیا ہے جو اس کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے

حلال نہیں "اھ

دیکھیں : الشرح الممتع (293/12).

رہا مسئلہ وعدہ خلافی کا اور آپ کو ملازمت چھڑوا کر آپ کو تنگ کرنے اور تکلیف دینے کا اور پھر قسم اٹھا کر قسم کو توڑنے کا تو ان شاء اللہ آپ کو روز قیامت اس پر اجر و ثواب حاصل ہو گا اور نیکیوں میں اضافہ کا باعث بنے گا

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

49421